مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کل ۱/۲ ۱ بجے قادیان سے روانہ ہوئے اور شام کے قریب بخیر و عافیت ڈلہوزی پہنچ گئے۔ سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اور مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب حضور کے ہمراہ تھے۔ آج ۹ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اسہال کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم چودہری غلام یٰسین صاحب بی۔ اے اور مولوی غلام رسول صاحب مولوی فاضل کے اعزاز میں آج جامعہ احمدیہ کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی۔ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں چودہری غلام یٰسین صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب نے تقریریں کیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی شریک ہوئے اور دعا فرمائی۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے

جلد ۳۴ | ۲۲ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۲۲ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۲۲ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۷۰

دنیا کو اسلام کی ضرورت ہے

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید لنڈن

(۱)

عیسائیت کی بگڑی ہوئی تعلیم دنیا کی خرابیوں کا باعث ہے ایک نامکمل تعلیم جو کسی صورت میں بھی ہر قسم کے حالات میں قابل عمل نہ تھی۔ آج وہ اپنی بگڑی ہوئی شکل میں جس مصیبت کا پیغام بن رہی ہے۔ خود عیسائی دنیا اس سے آگاہ ہے۔ نہ مسیح علیہ السلام سب دنیا کے لئے آئے۔ نہ ان کا پیغام ہمیشہ کے لئے تھا۔ خود انہوں نے خدا سے علم پاکر اپنے بعد ایک مکمل اور دائمی شریعت کا وعدہ دیا تھا۔ افسوس ان عیسائیوں پر کہ انہوں نے جو قدم بھی اٹھایا، غلط اٹھایا۔ اور جس راہ پر بھی چلے ٹیڑھے چلے۔ اگر محض اس ناقص تعلیم پر ہی انحصار رکھا جائے۔ تو دنیا کے امن کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ نہ اخلاق کی عمارت قائم رہتی ہے۔ اور نہ اعمال کی۔ نہ روحانیت کی اور نہ اقتصادیات کی۔ نہ معاشی نظام باقی رہتا ہے نہ سیاسی نظام غرضکہ زندگی کے ہر پہلو پر ایک بدامنی اور بے چینی چھائی رہی ہے۔ اور یہی حال آج ان مغربی اقوام کا ہے ان کے راہ نما اپنی بے بسی کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کی اخلاقی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک پادری ریورنڈ ہنری پاول نے کہا " موجودہ زمانہ میں کوئی اخلاقی معیار قائم نہیں رہا۔ آج ہم رہائش کے لئے عارضی مکان ہی کا ذکر نہیں سنتے۔ بلکہ "عارضی خاوند" اور "عارضی بیوی" کی اصطلاحات بھی سننے میں آرہی ہیں۔ . . . خطرناک ترین صورت حالات یہ ہے کہ آوارگی کی زندگی بسر کرنے والوں میں احساس حیا بہت کم رہ گیا ہے۔" علاوہ ازیں عیسائی واعظ نے بددیانتی اور جھوٹ کا بھی ذکر کیا۔ جو آج کل معاشی اور اقتصادی مسئلہ بن گئے ہیں۔ ڈیلی میل ۱۷ جون)

بے چارے کریں تو کیا کریں۔ اور جائیں تو کدھر جائیں۔ نہ ان کے پاس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نمونہ کامل انسانیت کا ہے۔ اور نہ ہی ان کے پاس قرآن کریم جیسا کوئی آسمانی ہدایت نامہ ہے۔ یہ اپنے مسائل حل کرنے کے لئے خود ٹکریں مارتے ہیں۔ اور ہر حل جسے یہ حل سمجھتے ہیں۔ بعد میں خود ایک ناقابل حل مسئلہ بن جاتا ہے۔ کاش ان کی نظریں آسمانی ہدایت کی طرف اٹھیں۔ اور یہ خدا کی بھیجی ہوئی کامل تعلیم قرآن کریم کو دیکھ سکیں۔ اور اس زمانہ کے پیغامبر اسلام کے جری حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اپنی ہر قسم کی مشکلات کو دور کریں۔

(۲)

پچھلے دنوں ایک دلچسپ خبر شائع ہوئی۔ جس سے اسلامی تعلیم کی فوقیت اور عالمگیری اور مکمل ہونے کا اعتراف ان لوگوں کو کرنا پڑے گا۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے انسان کی ہر قسم کی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان مہیا فرما دیا ہے۔ اور ادھر یہ حالت ہے۔ کہ کبھی پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ اور کبھی چرچ اسمبلی کے ذریعہ قوانین بنائے جاتے اور مشکلات کا حل سوچا جاتا ہے اور لازماً کبھی اپنے قوانین میں ترمیم و تنسیخ کی جاتی ہے قریبی رشتہ داروں میں سے کن کن کے ساتھ شادی ہو سکتی ہے۔ اور کن کن کے ساتھ منع ہے۔ اس کا مکمل نقشہ قرآن کریم میں پایا جاتا ہے لیکن عیسائیت میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ چنانچہ سنہ ۱۵۶۰ء میں آرچ بشپ پارکر نے خود ایک نقشہ تیار کیا تھا۔ جس میں فوت شدہ بیوی کی بہن اس کی بھانجی یا خالہ وغیرہ سے شادی منع تھی لیکن اب چرچ آف انگلینڈ نے ایک نیا نقشہ تیار کیا ہے۔ جس میں نئے اصول وضع کئے گئے ہیں۔ اور یہ شادیاں جائز کر دی گئی ہیں۔ حکومت کے قانون میں وفات یافتہ خاوند کے بھائی۔ بھانجے اور خالو۔ چچا وغیرہ سے شادی جائز ہے۔ اور اب نئے نقشہ میں چرچ کی رو سے بھی یہ شادیاں جائز قرار دی گئی ہیں۔

نہ معلوم ابھی مزید کیا کچھ ترامیم و اصلاحات ان لوگوں کو اس نقشہ میں کرنی پڑیں گی۔ ان کا ہر اقدام عیسائیت کی تعلیم کے ناقص ہونے کا ثبوت ہے۔ ان کا ہر اقدام اسلامی تعلیم کے مکمل ہونے کا اعتراف ہے۔ دنیا گواہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ کسی زمانہ میں بھی اس میں ترمیم کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اور یہ امر ثابت کرتا ہے کہ قرآن کریم خدائی قانون ہے۔ اور خدائی قانون کے سامنے انسانی قانون کی کوئی حیثیت نہیں۔ کہاں ایک عالم الغیب قادر اور خالق کل ہستی اور کہاں ایک عاجز کمزور اور جاہل و محتاج انسان ؎

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
(المسیح الموعود)

(۳)

ایک اور پُر لطف انکشاف یہ ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات کے بارہ میں

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اسلامی تعلیم بھی اب اپنا لوہا منوا رہی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۴ء میں انگلستان میں منعقد ہونے والی کانفرنس مذاہب میں اسلامی اصول پر وضع شدہ لیگ آف نیشنز کو پیش فرمایا تھا۔ اور ان دنوں جو لیگ آف نیشنز قائم ہوئی تھی۔ اس کے نقائص بیان فرمائے تھے۔ بڑا نقص اس میں یہ تھا۔ کہ اس کا وجود باہمی رضامندی کا مرہون منت تھا۔ اس کے پاس کوئی ایسی طاقت نہ تھی۔ جس کے زور سے وہ اپنی بات سرکشوں سے منوا سکتی۔ چنانچہ وہی ہوا جس کا خطرہ تھا اور لیگ ناکام رہی۔ اس کا وجود دنیا کے امن کی ضمانت نہ بن سکا۔ اب پھر دنیا ایک لیگ کے قیام کو چاہتی ہے۔ لیکن اصلاح شدہ لیگ جو عین اسلامی اصول پر قائم ہو۔ ایک بڑے مشہور دہریہ پروفیسر جوڈ ایک مضمون میں لکھتے ہیں:-

"بدامنی کو دور کرنے کا علاج یہی ہے۔ کہ جنگوں کو ختم کر دیا جائے۔ لیکن جنگیں محض معاہدات اور باہمی رضامندی کے اعلانات سے ختم نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ جنگ کرنے والوں کو طاقت کے زور سے نہ روکا جائے۔ بالفاظ دیگر ایک بین الاقوامی تنظیم کی ضرورت ہے۔ جس میں سب اقوام یا اکثر اقوام شامل ہوں۔ اور وہ تنظیم زبردست طاقت سے مسلح ہو۔ .... (تا وہ اس طاقت کو) اس ملک کے خلاف استعمال کر سکے۔ جو دنیا کے امن کو جارحانہ کارروائیوں سے برباد کرنے کی کوشش کرے" (سنڈے ڈسپیچ ۳۰ جون)

دیکھئے کس قدر واضح الفاظ میں اسلامی تعلیم کی فوقیت اور اس زمانہ میں اس کی شدید ضرورت کا اعلان ہے۔ پروفیسر جوڈ کے لئے اس سے بڑھ کر خدا کی ہستی کا ثبوت اور کیا ہو گا کہ آج سے چودہ سو برس پہلے عرب کے ریگستان میں ایک امی انسان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اعلان کیا کہ ایک خدا ہے۔ جس نے اسے بھیجا ہے اور اس نے ایک ایسی تعلیم پیش کی۔ جو ہر قسم کے حالات کے مطابق تھی۔ ایسے زمانہ میں پیش کی۔ جبکہ نہ بین الاقوامی جنگیں ہوا کرتی تھیں۔ اور نہ بین الاقوامی (یعنی ساری دنیا کے لحاظ سے) امن کے قیام کا سوال پیدا ہو سکتا تھا۔ لیکن آج اس تعلیم کی ضرورت ظاہر ہو گئی۔ اور یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آئندہ پیش آنے والے تمام حالات کو جاننے والی ایک ہستی علیم و خبیر خدا موجود ہے۔ جو دنیا کی راہنمائی کا سامان مہیا فرماتا ہے۔ اگر خدا موجود نہیں۔ تو یہ ممکن کس طرح تھا۔ کہ انسانی وہم و گمان سے بالا تعلیم سینکڑوں سال پہلے پیش کر دی گئی۔ میں نے پروفیسر جوڈ کو اس بارہ میں ایک خط لکھا ہے۔ جس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی لندن والی تقریر کا حوالہ دیکر اس پہلو سے خدا کی ہستی کو ثابت کیا ہے۔

(۴)

حقیقت یہ ہے کہ اب حالات اس طور پر پلٹا کھا رہے ہیں۔ کہ دنیا مجبور ہو کر اسی تعلیم کی طرف آ رہی ہے۔ جو اسلام نے پیش کی۔ بہت کچھ ہنسی اور تمسخر اڑایا گیا اس تعلیم کا اور بہت کچھ اعتراضات کا نشانہ بنایا گیا۔ اس تعلیم کے لانے والے خدا کے پیغامبر کو۔ لیکن اب دنیا اسی تعلیم کی چوکھٹ پر گرے گی۔ اور اس کی مشکلات کا حل اسے اور کہیں نہ ملے گا۔ تب خدائی وعدوں کے مطابق دنیا کا رجوع بڑے زور کے ساتھ اسلام کی طرف ہو گا۔ اور سچے دل کے ساتھ اپنی غلطیوں سے منہ موڑ کر اس خدائی آواز پر کان دھریگی۔ جو چودہ سو برس پہلے دنیا میں بلند کی گئی۔ اور آج پھر نئے سرے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دوبارہ اس کا اعلاء ہو رہا ہے۔ اے خدا تو ہمیں اس تعلیم کو صحیح رنگ میں اور بار بار دنیا کے سامنے پیش کرنے کی توفیق بخش اور ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈال۔ کہ بجز تیری دی ہوئی توفیق کے انسانی کوششیں بے سود ہیں۔ لیکن تیرے اذن سے ادنیٰ چیز بھی اعلیٰ اور کمزور بھی طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اے خدا تو ہمیں کامیاب فرما۔

آمین

لنڈن میں جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کے اعزاز میں الوداعی پارٹی

انگلستان میں مولوی صاحب کی شاندار اسلامی خدمات اور تبلیغی مساعی کا اعتراف

لنڈن ۲۰ جولائی۔ مکرم سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کے اعزاز میں ۱۹ جولائی کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس کی صدارت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے فرمائی۔ معزز مہمانوں میں حسب ذیل ممتاز شخصیتیں بھی شامل تھیں۔ سر ایڈورڈ میکلیگن۔ سر فرینک بوون۔ آنریبل ہف لائنز ڈیڈ ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر ڈڈلے رائٹ۔ کرنل مجید ملک۔ روٹری کلب کے چار ممبران بھی موجود تھے۔

چائے نوش کرنے کے بعد ہمارے نو مسلم بھائی مسٹر بلال نٹل نے جناب مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں آپ کی تبلیغی مساعی اور شاندار خدمات اسلامی کی تعریف کی۔ جناب مولوی صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مقامی احباب جماعت کا اس مدد کے لئے جو ان سے آپ کو ملتی رہی ہے۔ شکریہ ادا کیا۔ اور برطانوی اہل قلم اصحاب کو اپنی تحریر و تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت و توقیر کرنے اور آپ کی ذات گرامی کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال نہ کرنے کی تلقین کی۔ کیونکہ یہ چیز مسلمانوں کو اہل برطانیہ سے بدظن کرنے کا موجب ہو گی۔

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنی تقریر میں جناب مولوی صاحب کی شاندار قربانیوں اور تبلیغی کوششوں کی بہت تعریف کی۔ اور فرمایا کہ انگلستان میں آپ کی شاندار اسلامی خدمات انہیں تاریخ احمدیت میں بہت ممتاز کر دیں گی۔ مکرم میر عبد السلام صاحب نے سب مہمانوں کا نہایت خلوص کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔ بالآخر لارڈ زٹلینڈ۔ سر ایلفرڈ اور لیڈی واٹسن مسٹر فلبی اور بہت سے دیگر معززین کے حسن ارادت کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

ایک اور مجاہد احمدیت مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کا عزم انگلستان

قادیان ۲۱ جولائی چوہدری غلام یٰسین صاحب بی۔ اے واقف زندگی کل پونے تین بجے کی گاڑی سے عازم انگلستان ہو رہے ہیں۔ وہ لاہور سے شام کو پنجاب میل پر سوار ہوں گے۔ اور ۲۴ تاریخ کو بمبئی پہنچیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوں۔

تعلیم القرآن کلاس کے سلسلہ میں بعض ضروری باتیں

رمضان المبارک میں نیز قادیان میں ایک ماہ تک رہائش رکھنے کے لئے کونسے سامان کی ضرورت ہو گی؟ قرآن کریم کی کلاس میں شرکت کے لئے آنے والے احباب کو چاہیئے۔ کہ قرآن کریم کے علاوہ نوٹ لینے کے لئے کاپی و کاغذ وغیرہ نیز فارغ اوقات میں مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ساتھ رکھیں۔ ایسے سب دوستوں کے لئے سلسلہ کی طرف سے خوراک اور رہائش کا انتظام کیا جائیگا۔ انشاء اللہ بیماری کی صورت میں پرہیزی کھانا بھی مہیا ہو سکے گا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ضروری ہے۔ احباب کرام اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ تا آپ قرآن کریم کے علوم روحانیہ سے بہرہ ور ہو کر تاریک دلوں کو منور کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ آمین۔

(سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی)

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت پر مدلل گفتگو

اور

"جماعتِ اسلامی" کے اصول پر ایک بے لاگ تبصرہ

از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ

(۳)

حقیقی مومن کا کام

آپ فرماتے ہیں "اب ایک ایسا مامور آنا نازل ہوا ہے۔ کہ دین کامل کے حامل اور ہدایت تمام کے پیش کرنے والے نبی پر ایمان لا کر عمل بھی کر لیں۔ تب بھی نجات ممکن نہیں۔"

آپ نے تیرہ سو سال کا عرصہ بتایا، میں کہتا ہوں قیامت تک کوئی ایسا انسان حقیقی مومن نہیں کہلا سکتا۔ جو اسلامی جماعت کے امام پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ آخر جنہوں نے مسجد ضرار بنائی تھی۔ وہ بھی تو اللہ اور رسول پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے تھے شہنشاہ جارج پنجم کی وفاداری کا خواہ ہم کتنا دم بھریں۔ مگر ایک چپڑاسی کی نافرمانی جیل میں پہنچا سکتی ہے۔ معلوم نہیں آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

اسلام کی تکمیل کا ثبوت

آپ اس سوال کے آخر میں فرماتے ہیں " دراصل یہ نظریہ اسلام کی تکمیل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہادی کامل ہونے کی تردید ہے" مگر حقیقت میں یہ اسلام کی تکمیل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہادی کامل ہونے کی یزدانی تائید ہے۔ ہماری منزل بقول آپ کے "حصول رضائے الٰہی ہے۔ اور رضائے الٰہی اتباع حق میں مضمر ہے" کسی ہادی کامل کی ذات اور نام کی پرستش نہیں ہے۔ جو حوالہ آپ نے ۱۹ اپریل ۴۶ء کے الفضل سے درج فرمایا ہے۔ کس قدر واضح تھا کس قدر حقیقت افروز تھا۔ مگر افسوس ہے کہ آپ نے ایسے نتائج برآمد فرمانے کی کوشش کی۔ جو اس عبارت سے برآمد نہیں ہو سکتے۔ جب ایک بلب کہتا ہے کہ میری روشنی بجلی گھر کی طفیل ہے۔ آؤ میری روشنی سے فائدہ اٹھاؤ۔ تو کیا وہ بجلی گھر کی نفی کرتا ہے۔ یا بجلی گھر کی موجودگی پر ایک زندہ شاہد بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم اور اجرائے نبوت

آپ فرماتے ہیں "آپ کی جماعت نبوت کا جو نظریہ پیش کرتی ہے۔ قرآن حکیم کے دلائل و براہین کے رجحانات اس کی صریح تردید کرتے ہیں۔ اور اس نظریہ کی حمایت میں کوئی واضح اشارہ تک نہیں ملتا۔" دوسرے لفظوں میں آپ کا مطلب یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کا حرف حرف اجرائے نبوت پر شاہد ہے۔ خود قرآن کریم کی اپنی صداقت کی بنیاد ہی اجرائے نبوت کے عقیدہ پر ہے۔ قرآن کریم آیت آیت میں لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً کے عقیدہ کو دھکے دے رہا ہے۔ ہر نبی کے بعد یہ طاغوتی سانپ سر نکالتا رہا ہے۔ مسیح علیہ السلام کے بعد تو اس کے پیروؤں نے یہاں تک کوشش کی کہ اس کو خدا بنا دیا۔ تا کہ نبوت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے اس ماحول میں اللہ تعالےٰ نے خاتم النبیین کو یہ ثابت کرنے کے لئے مبعوث فرمایا کہ وہی حیّ و قیوم ہے۔ وہ اب بھی اسی طرح بولتا ہے۔ جس طرح کہ پہلے نبیوں کے وقت بولتا رہا ہے۔ قرآن کریم میں ایسی آیات کثرت سے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہی اپنے رسول چنتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی ہدایت بھیجتا ہے۔

ان آیات سے اللہ تعالےٰ کی سنت ترسیل ہدایت صاف ثابت ہے۔ اور اس میں ذرا بھی شک کا شائبہ نہیں۔ اور اللہ کی سنت میں کبھی بھی تبدیلی نہیں ہوتی، قرآن کریم میں ایک اشارہ تک نہیں ہے۔ جس سے ظاہر ہو کہ اللہ تعالےٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس سنت کو تبدیل کر دیا ہے۔ خود قرآن کریم کا وجود اس امر پر زندہ نشان ہے۔ کہ نبوت تا قیامت جاری رہے گی کبھی بند نہیں ہو سکتی۔ خدا کی رحمت کا دروازہ بند کرنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ آج تک ایک بھی نبی ایسا پیدا نہیں ہوا۔ جس کی مادی زندگی "جاوداں" ہو کر رہ گئی ہو۔ جن لوگوں نے ایسی کوشش کی ہے۔ کہ کسی نبی کی مادی زندگی کو زندہ ثابت کیا جائے قرآن کریم نے ان کی سختی کے ساتھ تردید کی ہے مسلمانوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مادی زندگی کے بجائے حضور کا ایک تخیلی بت اپنے ذہنوں میں بنا لیا ہے۔ اور اس کو پوجنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس تخیلی بت کو خدا کی رحمت کا راستہ مسدود کرنے کے لئے آہنی دیوار بنا کر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ آپ ان حدیثوں کو اسوہ حسنہ رسول سمجھتے ہیں۔ جو ایک لمبے عرصہ کے بعد جمع کی گئیں۔ بیشک وہ بڑے کام کی چیزیں ہیں۔ مگر وہ اس لئے نہیں ہیں۔ کہ آپ ان کی مدد سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مکمل نقشہ دیکھ سکیں بے شک بہت سے آثار موجود ہیں۔ مگر آثار اصل کے قائمقام نہیں ہو سکتے اصل کا قائمقام وہی ہو سکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ اس اصلی نمونہ کے مطابق بنا کر پھر دنیا میں ہدایت کے لئے بھیجے۔

اگر ترسیل ہدائت کی اس تاکید و تائید کے بعد جو قرآن کریم میں موجود ہے نبوت کا دروازہ خدا تعالےٰ کو بند کرنا تھا۔ تو اس زور اور کثرت سے اس بات کا اعلان صاف اور واضح الفاظ میں ہونا چاہیئے تھا۔ اور خدا تعالےٰ کو صاف کہہ دینا چاہیئے تھا۔ کہ میں بہت رسول بھیج چکا ہوں۔ اب ایک کامل رسول بھیج کر اس سلسلہ کو ختم کرتا ہوں۔ کامل کتاب تم کو دے دی گئی ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں سے چند احادیث کتابوں کی صورت میں بعد میں جمع کر لینا۔ اور اسماء الرجال اور حدیثوں کے پرکھنے کے اصول بنا لینا۔ اور ایک ایک حدیث پر تنقید کے انبار لگا لینا فقہ کے اصول مستنبط کر لینا ان سے جو اختلافات پیدا ہوں۔ ان پر خوب جھگڑے اٹھانا۔ کتابیں لکھنا تقریریں کرنا۔ اب ہم نہ کسی سے بولیں گے اور نہ کسی کو تمہاری راہ نمائی کے لئے بھیجیں گے جو تمہارے اختلافات کو مٹائے۔ مگر تمام دنیا میں ہماری حکومت قائم کر دینا۔ ہم سے اب پوچھنے کی تم کو کچھ ضرورت نہیں۔ ہم قیامت تک آرام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم قیامت کو دیکھیں گے کہ تم نے ہماری حکومت دنیا میں قائم کی یا نہیں۔

تمام خرابیوں کی جڑ

برادرم! اگر آپ دنیا پر نظر ڈالیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ دنیا کی بیماریوں کی جڑ یہی عقیدہ ہے۔ جو نہ معلوم طور پر ہمارے رگ و پے میں سرائت کر چکا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے چند قانون بنا کر دنیا کے لٹو کو گھما دیا۔ جو گھوم رہا ہے صبح و شام۔ ہر نبی کے بعد لوگوں نے خدا کے متعلق ایسا ہی خیال بنا لیا اور سمجھ لیا۔ کہ بس خدا اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ لیکن خدا نے ہر بار شراب دانش کے مستوں کو جھنجھوڑا اور بتایا۔ کہ میں زندہ ہوں۔ اور بولتا ہوں۔ لیکن یہ بیماری بھی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ بار بار لگ جاتی ہے کبھی نبی کو خدا بنانے کی صورت میں۔ اور کبھی اتمام نعمت کی صورت میں اور کبھی کسی اور صورت میں۔ ذرا غور فرمائیے کہ موجودہ زمانے سے بڑھ کر خدا کے بولنے کا اور کونسا وقت تاریخ عالم پر آیا ہے۔ ذرا آپ تاریخ از آدم تا ایندم کا مطالعہ کر کے بتائیں کہ کبھی دنیا خدا کے بولنے کے بغیر ایک دفعہ بھی جاگی ہے کوئی ایک جماعت اسلامی ایسی بتائیں جو ازسر نو نبی کے بغیر کھڑی ہوئی ہو اور جو حکومت الٰہیہ قائم کرنے پر قادر ہو گئی ہو۔

اسلامی تحریک کی انتہا

آپ خلافت راشدہ کے بعد سے اب تک ہی کوئی جماعت اسلامی دکھا دیں، جس نے حکومت الٰہیہ قائم کی ہو۔ خلافت راشدہ والی جماعت نبی نے کھڑی کی تھی۔ اور تیس سال سے زیادہ زندہ نہ رہ سکی۔

حضرت عمر بن عبد العزیز دو اڑھائی سال اپنے عہد میں کچھ اصلاحیں کرنے پر قادر ہوئے۔ مگر کامل حکومت الٰہیہ سے کوسوں دور رہے۔ آپ نے مودودی صاحب کا رسالہ تجدید و احیائے دین کا مطالعہ تو ضرور کیا ہوگا۔ آپ کے ہی خیال میں ایک بھی کامل مجدد اب تک پیدا نہیں ہؤا۔ ابھی کامل مجدد الامام المہدی آنے والا ہے۔ مگر وہ بھی غیر شعوری ہوگا اور امر تکوینی سے کھڑا ہوگا۔ امر تکوینی کے معنی آپ جانتے ہیں؟ امر تکوینی کے معنی ہیں کہ خدا نے قرآن کریم میں مکمل قانون حکمت الٰہیہ دیکر لٹو کو گھما دیا۔ اب یہ لٹو خود بخود ان قوانین کی قوت کو اپنے آپ میں جذب کرتا چلا جائیگا۔ اور آخر ایسی رفتار گردش پیدا کرے گا۔ کہ نتیجہ میں حکومت الٰہیہ پیدا ہو جائے گی۔ جو دنیا کے کامل ترین سامانوں اور تمام آسمانی برکات کی حامل ہوگی۔ اس حکومت میں دوسروں کا تو کیا ذکر خود الامام المہدی کو خدا سے کوئی راہ و رسم نہیں ہوگی۔ یہ ہے آپ کی اسلامی تحریک کی انتہا اس میں رضائے الٰہی اور اتباع رضائے الٰہی کی کہاں گنجائش ہے۔ میں اس گتھی کو نہیں سلجھا سکا۔ گویا حکومت الٰہیہ بھی ایک ایسا نظام ہے۔ جیسا کہ نازی ازم۔ جمہوریت بالشوازم وغیرہ وغیرہ نظام ہیں۔ حکومت الٰہیہ بھی ایک (اس) قسم کا دنیاوی نظام ہوگا۔ جسکو خدا سے صرف اتنا تعلق ہوگا۔ کہ کسی گذرے زمانہ میں جسکو اب چودہ سو سال ہونے آئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس کامل نظام کو ایک کامل نبی کے ذریعہ بھیج دیا۔ اور حکم دے دیا۔ کہ بس اس کو چلاتے جاؤ۔ تم میں سے جو سب سے بہادر ہوگا۔ اسکو الامام المہدی کا خطاب دے لینا۔ لیکن دیکھنا کہ اگر اس نے ذرا بھی اپنا تعلق خدا سے ظاہر کیا اور اپنے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا۔ کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہوں۔ تو اس کو جھوٹا سمجھنا اور پست خیال خیال کرنا اور اس کے پیرووں کو جاہل مطلق سمجھنا بلکہ اس کے حین حیات میں یکزبان ہو کر اس کو پہچاننے کی کوشش نہ کرنا اور اگر پہچان لینا تو دم بخود رہنا اور جب مر جائے تو نعرہ لگانا کہ یہ تھا الامام المہدی جس کی خبر احادیث صحیحہ میں دی گئی تھی۔ زمین پر اسکی لبارٹریاں پھیلی ہونگی۔ اور آسمان پر اس کے ہوائی جہاز اڑتے ہوں گے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ اس کے لئے زمین اپنے تمام خزانے نکال دے گی۔ اور آسمان بھی اپنی تمام برکات کی بارش اس پر کرے گا۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہٹلر اور الامام المہدی میں کیا فرق ہے۔ جب خدا کی کتاب اسی طرح لبارٹریوں کی محتاج ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ وہ کامل کتاب کس طرح ہو گئی۔ اور ایسی حکومت الٰہیہ کو برپا کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ جس میں تعلق باللہ ممنوع قرار دیا جائیگا۔ کیا آپ نہیں سن رہے۔ کہ اس وقت کے تمام انسانوں کی رگ رگ سے یہ آواز نکل رہی ہے کہ تعلق باللہ محض افترا ہے۔ محض وہم ہے۔ محض جنون ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر حکومت الٰہیہ اور کیا ہوگی۔ کیا زمین نے اپنے تمام خزانے نہیں اگل دیئے اور کیا آسمان پر ہوائی جہاز پرندوں کی طرح نہیں پرواز کر رہے۔ اب اور آپ کو کیا چاہیئے۔ حکومت الٰہیہ یہی تو ہے۔ کیا اب بقول اکبر یہ عالم نہیں ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جاکے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

اسی لئے تو خدا بھی اب نعوذ باللہ ڈر کر نہیں بولتا۔ کہ "میں ہوں" کیونکہ اگر خدا نے کہدیا کہ "میں ہوں" تو یہ حکومت حکومت الٰہیہ رہے گی ہی نہیں۔ برادرم کیا کامل کتاب اور کامل نبی کی یہی تعلیم ہے۔ کہ خدا سے باتیں کرنے کا دعویٰ کرنے والا انسان خود بھی پست خیال ہے۔ اور اس کے ماننے والے بھی پست خیال ہیں۔ کیا ہم ایسی تعلیم کو اللہ تعالےٰ سے ذرا بھی نسبت دے سکتے ہیں۔ یہ تو سراسر طاغوت کی تعلیم ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ جس حکومت میں زانی کو کوڑوں اور چور کو ہاتھ کاٹنے کی سزا ہم دے سکیں۔ وہ حکومت الٰہیہ ہے۔ لیکن خدا سے تعلق کا دعویٰ کرنا طاغوتی نظام کی تائید ہے۔ پست خیالی ہے۔ نفی اسلام ہے۔

حکومت الٰہیہ کیا ہے

بے شک انبیاء علیہم السلام کا مقصد دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کرنا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ان کا منتہائے مقصود سیاسی انقلاب پیدا کر کے قوت کو غیر اسلامی ہاتھوں سے اپنے ہاتھ میں منتقل کرنا ہے۔ خدا کی بادشاہت کے معنے اتنے محدود نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے معنی ہیں کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اس نہج پر لایا جائے۔ کہ جس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالےٰ کی رضا پا سکے۔ سیاست کے متعلق نبی کا یہ فرض ہے۔ کہ دنیا میں ایسی فضا کو قائم رکھنے میں موید و معاون بنے۔ کہ دین صرف اللہ کے لئے ہو جائے۔ اور ایسی فضا کو قائم رکھنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو۔ افساد و تنظلم کے طریقوں سے اجتناب کرے۔ اور خواہ مخواہ خدا کے نام پر دنیا میں فساد کی آگ نہ بھڑکائے۔ انبیاء کو اس بات میں اتنا محتاط ہونا پڑا ہے۔ کہ بعض وقت مومنین ان کے فیصلوں کو خلاف ایمان سمجھنے کے قریب ہو گئے ہیں۔ صلح حدیبیہ میں ایسا ہی ہؤا تھا۔ اور حضرت عمر جیسا جید صحابی بھی لغزش کھا گیا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھنے لگا تھا۔ کہ "یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟" چند رہ سوا ... تلواریں میان میں پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔ اور قربانی کرنے سے مسلمان متردد ہو گئے تھے۔ ان مسلمانوں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر آگ میں کود جاتے تھے۔ لیکن آج مودودی صاحب ہم کو یہ سمجھا رہے ہیں۔ کہ "اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پارٹی کے لیڈر ہوئے تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا وغیرہ وغیرہ۔"

(رسالہ جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۲۸/۲۹)

ناپاک الزام

خواہشاتی طرز فکر کے نشہ میں اسلامی تاریخ کے اس پاک صفحہ کو کس قدر سیاہ کر دیا گیا ہے۔ کس قدر ناپاک الزام ہیں ان پاک ہستیوں پر جو دنیا سے ظلم و فساد کی بنیاد اکھاڑنے کے لئے داعیان الی الحق بنائے گئے تھے اس سیاہ دھبہ کو جو اسلامی تاریخ کے اس صفحہ پر ڈالا گیا ہے۔ آپ خواہ کتنا ہی فی سبیل اللہ کے پانی سے دھوئیں۔ یہ دھبہ کبھی دھل نہیں سکتا۔ یہ وہی بہانہ طرازی ہے۔ جو آج مہذب قومیں کمزور ہمسایہ قوموں کو نگل جانے کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ کیا انگریزوں نے تمام دنیا پر اسی لئے قبضہ نہیں جما رکھا۔ کہ وہ انکو مہذب بنانا چاہتا ہے۔ کیا روس اور امریکہ کے ارادے بھی اس قسم کے نہیں ہیں۔ مودودی صاحب کے قلم کی ایک ذرا سی لغزش نے یہ ثابت کر دیا کہ واقعی اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ قرآن کی اس پاک تعلیم کو کہ صرف ان سے لڑو جو تلوار سے دین کو دبانا چاہتے ہیں۔ کس قدر گھناؤنی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ غور فرمایئے آپ کے گھر میں کوئی شخص تلوار لے کر گھس آئے۔ اور کہے کہ تم اپنے گھر کا انتظام میرے ہاتھ میں دے دو۔ اور میں یہ کام فی سبیل اللہ کر رہا ہوں۔ اور اگر تم ایسا نہ کروگے تو میں تلوار کے ذریعہ تم کو مجبور کر دوں گا۔ تو بتایئے اس کا فعل دنیا میں فساد پھیلانے والا ہوگا یا فساد مٹانے والا۔ اگر تمام مذاہب والے لوگ یہی اصول بنالیں اور کہیں کہ ہم فی سبیل اللہ ایسا کر رہے ہیں تو خیال کیجئے کوئی امن کی گھڑی دنیا کو نصیب ہو سکتی ہے۔ فساد کے جہنم کا دروازہ کس نیک نیتی سے کھولا گیا ہے۔ عیسائیوں آریوں وغیرہ نے جو خیالات اسلام کے متعلق ظاہر کئے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کیا وہ اپنے اپنے مذاہب پر پورا ایمان نہیں رکھتے۔ اگر وہ ایسا کریں تو کیوں برا ہے۔ اور آپ کریں تو کیوں اچھا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ مسلمان اپنی اپنی کرتوتوں کی وجہ سے آج دنیا میں ذلیل ہو کر رہ گئے ہیں۔ اب یورپ کی فاشی قسم کی تحریکات کو دیکھ کر اسلام کا قالب بھی اسی سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور ایک مظلوم کو اکسایا جا رہا ہے۔ کہ تم کو ظالم ہونا چاہئے تھا۔ پس ظالم نہ ہو شہباز بن کر عصافیر کا شکار کھیلو۔ دنیا کا یہی قاعدہ ہے۔ کیا ان باتوں کو اسلام سے ذرا بھی تعلق ہے یہ تو فاشی خیالات ہیں۔ ان لوگوں کے خیالات

ہیں جو دنیاوی طاقتوں کو خدا کی طاقت سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ عاد۔ ثمود وغیرہ قومیں اسی لئے تباہ ہوئیں۔ موجودہ فاشی خیالات رکھنے والی قومیں بھی کچھ تباہ ہو گئی ہیں۔ اور کچھ ہو رہی ہیں۔ امریکنوں اور انگریزوں کی جمہوریت روس کا کمیونزم بھی اسی طرح تباہ ہوگا اور مسلمان بھی نواشنزم کی وجہ سے تباہ ہوئے۔ جب انہوں نے خیال کر لیا کہ دوسری قوموں پر حملہ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

کون کہتا ہے کہ دنیا سے باطل کی حکومت سٹ کو خدا کی بادشاہت نہ قائم ہو۔ اگر اس میں زور و طاقت کا ذرا بھی دخل ہوتا۔ تو اللہ سے بڑھ کر کون زور آور ہے وہ چاہے تو تمام دنیا کو ایک پل میں اپنا زور دکھا کر راہ مستقیم پہ لے آئے۔ مگر وہ ایسا نہیں کرتا پھر وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں اجازت دیتا۔ کہ قوت حاصل کرتے ہی۔ ایران اور روم پہ بلہ بول دو۔ اور باطل سے سیاسی قوت بزور چھین لو پھر تو رحمۃ اللعالمین سے انصاف کر دو۔ فی سبیل اللہ ہی سہی۔

سیکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے شروع مارچ میں یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ہر بالغ احمدی فرد یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ اور اسی طرح ہر ایک جماعت بھی یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از اپنی موجودہ تعداد کے برابر نئے احمدی بنائے گی۔ اس ارشاد کی تعمیل میں ۱۳ جولائی تک ۲۱۶ جماعتوں کے ۴۴۶۳ افراد نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ ۵۲۰۴ افراد کو اس سال احمدی بنائیں گے۔

امید ہے کہ جماعتیں اس مقدس عہد کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہوں گی سیکرٹریان تبلیغ دفتر ہذا کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ کہ ان کی جماعت کے کتنے وعدہ کنندگان اپنا وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ باقی وعدہ کنندگان میں سے کتنے احباب بیعتیں کرانے کے لئے صحیح رنگ میں کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی جد و جہد کی مختصر سی تفصیل بھی تحریر فرمائی جائے۔ نیز مطلع فرمایا جائے کہ کتنے وعدہ کنندگان نے ابھی تک وعدہ پورا کرنے کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ اور جماعت ایسے وعدہ کنندگان کو بیدار کرنے کے لئے کیا جد و جہد کر رہی ہے۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

نظارت امور عامہ کی طرف سے اعلانات

جماعت احمدیہ بہاولپور چک ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع لائل پور کے تین اشخاص نذیر احمد صاحب ولد محمد الدین صاحب جٹ۔ غلام صفدر صاحب ولد فیض اللہ صاحب جٹ اور حیات محمد صاحب ولد عمر بخش صاحب کو بوجہ تارک نماز و نادہند چندہ اور معاندین کی صحبت میں بیٹھنے کے اور دیگر شرعی نقائص کے جماعت سے

کپڑا کے کارخانہ کے لئے کاریگروں کی ضرورت

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک احمدی کپڑا کے کارخانہ کے لئے بعض ایسے کاریگروں کی ضرورت ہے۔ جو کھڈیوں کا کام جانتے ہوں۔ یا احمدی دوست ہوں۔ جو یہ کام سیکھنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ اہل حب لیاقت معقول ہوگی کام سے واقفیت ہوگی۔ ۱۰۰ روپے ماہوار یا اس سے زیادہ بھی کما سکتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

حاجی شیر خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ (سیالکوٹی) کے مختصر حالات زندگی

والد صاحب مرحوم حضرت حاجی شیر خان صاحب ۴۔ ۵ جولائی کی درمیانی شب وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت والد صاحب کی عمر ۷۲۔ ۷۳ سال کی تھی۔ اور صحت خدا کے فضل و کرم سے آخری عمر تک بہت اچھی رہی۔ وفات سے ۱۲۔ ۱۳ دن قبل والد صاحب مرحوم کو دل کی بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ یہ تکلیف چار پانچ دن کے بعد بالکل جاتی رہی۔ اور سوائے اس بیماری کے نتیجہ میں طبعی نقاہت کے کوئی تکلیف نہ رہی۔ اور والد صاحب بالکل چلنے پھرنے لگ پڑے چنانچہ جس رات کو فوت ہونا تھا اس سے پہلے دن بازار بھی گئے۔ رات کو عشا کی نماز پڑھ کر سوئے ہی تھے کہ والدہ صاحبہ نے معمولی سی آواز سنی۔ آپ اٹھیں اور پانی پوچھا۔ مگر انہوں نے پانی تو کیا پینا تھا صرف دو سانس لئے اور روح قفس عنصری سے پرواز کر کے مالک حقیقی سے ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اگلے دن شام کے چار بجے کے قریب نعش کو قادیان دارالامان لے جایا گیا۔ اور ۶ جولائی کی صبح صحابہؓ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے اور بعض روایات کے مطابق ۱۸۹۶ء میں بیعت کی تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ زمانہ طالب علمی میں ایک دن مجھے معلوم ہوا۔ کہ کوئی بزرگ سیالکوٹ میں تشریف لائے ہیں۔ میں سکول سے بستہ لے کر سیدھا اس جگہ پہنچا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما تھے گیا۔ اور اسی وقت حضور کے سب دعاوی پہ ایمان لے آیا مرحوم اس وقت شاید نویں جماعت میں پڑھتے تھے اور ہر لحاظ سے پابند شریعت انسان تھے جماعتی کاموں میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنی حیثیت کے مطابق ضرور حصہ لیتے۔ لاہور۔ ملتان اور سیالکوٹ میں ہمیشہ ہی سیکرٹری مال یا محاسب کا کام ان کے سپرد رہا۔ سائیکل پر میلوں سفر کر کے چندہ اکٹھا کیا کرتے تھے مرحوم اپنے حلقہ احباب میں بڑے ہر دلعزیز تھے اور بہت صابر انسان تھے۔ رشتہ دار احمدیت کی وجہ سے بہت ستاتے مخالفت کرتے اور گالیاں دیتے۔ مگر آپ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی تصویر تھے ؎

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

مرحوم کبھی گھر میں بھی بیکار نہ بیٹھتے تھے۔ کبھی تلاوت قرآن کریم کر رہے ہیں۔ کبھی بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔ اور گھر میں عورتوں کے کاموں میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ مرحوم ریلوے کی اکونٹس برانچ میں ۳۰ سال کی ملازمت کے بعد ۱۹۳۴ء میں ریٹائر ہوئے۔ ریٹائر ہونے پر جو پراویڈنٹ فنڈ ملا اس میں سے کل جائیداد کی قیمت کا اندازہ کر کے اپنی وصیت کا ادا کر دیا۔ ۱۹۳۲ء میں مرحوم نے حج بھی کیا اور پابند شریعت انسان تھے۔ احباب مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سعید احمد خان

نپٹ بہرا پن

بچوں یا بڑوں کے کان بہنے۔ درد زخم ورم خشکی۔ کھجلی۔ پھنسی۔ طرح بطرح کی آوازیں ہوتے۔ شک سے سننے یا بالکل نہ سننے۔ اور کان کی تمام بیماریوں پر تقریباً نصف صدی سے مشہور عالم اکسیر صفت دوا روغن کرامات فی شیشی تین روپے دو شیشی منگوانے پر محصولڈاک پیکنگ معاف۔ اپنا پتہ حال صاف لکھئے۔ یکم مئی ۴۶ء سے قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے پتہ

بہرا پن کی دوا بلب اینڈ سنز میڈلسٹ۔ پیلی بھیت۔ یو۔ پی

سُرمہ مبارک تیار کردہ دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ قادیان جملہ امراض چشم میں بیحد مفید ہے

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ صرف

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور وفات مسیح

مولوی صاحب آیت فلما توفیتنی کے معنے تفسیر ثنائی جلد ۳ صفحہ ۲۹ اہل حدیث ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء میں یہ لکھتے ہیں کہ:-

"یوجب اُس نے مجھے فوت کر لیا" گویا عیسائیوں کا بگڑنا حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے بعد ثابت ہو گیا۔ ایسا ہی آیت یا عیسیٰ انی متوفیک کا ترجمہ تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۲۹ میں یہ کیا ہے۔ "میں ہی تجھے فوت کرنے والا ہوں"۔ لیکن جب وفات کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع ہو گیا تو اُن کی زندگی کے آپ کیونکر قائل ہو گئے۔ "باوجود اس طبعی امر سے مستغنی مانتے ہیں"۔

"اہل حدیث ۷ ارجون ۱۹۴۰ء میں زیر آیت میثاق النبیین آل عمران رکوع ۹، آپ لکھ چکے ہیں کہ:-

"ایک حضرت موسیٰ کیا۔ تمام حضرات انبیاء علیہم السلام بھی سرور کائنات فخر موجودات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زندہ ہوتے تو اس آیت کی ہدایت کے مطابق سب آپ پر ایمان لاتے اور آپ کی امداد کرتے۔ کیا اس سے ثابت نہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وفات مسیح کے قائل ہیں۔

اہل حدیث ۳ مارچ ۱۹۴۶ء میں بھی آپ یہ شائع کر چکے ہیں کہ:- "اللہ عزوجل نے تمام انبیاء سے اقرار لیا۔ کہ جب ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجیں اور وہ نبی زندہ ہو۔ تو ان پر ضرور ایمان لائے۔ اور ان کی مدد کرے۔ اور اپنی امت کو ان پر ایمان لانے کا حکم دے"

اگر اس اقرار کے باوجود آپ حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ مانتے ہیں تو بتائیے کہ کیا انہوں نے اس اقرار کو پورا کیا ہے:-

اہل حدیث ۱۵/۲۲ ستمبر ۱۹۴۴ء میں زیر آیت مذکورہ مرقوم ہے "حافظ عماد الدین ابن کثیر نے منجملہ دیگر اقوال کے حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے۔ کہ انہیں مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی انبیاء میں سے مگر اس سے عہد لیا اس بات پر کہ اگر اس کی زندگی میں خدا تعالیٰ محمد (صلعم) کو مبعوث کر دے۔ تو وہ ضرور آپ پر ایمان لائیگا اور آپ کی نصرت کریگا" بتائیے کہ اس اعتراض کے بعد کیسے یہ یقین کیا جا سکتا ہے کہ مولوی صاحب حیات مسیح کے قائل ہیں؟

اہل حدیث ۲ مئی ۱۹۴۱ء میں کیا وفات مسیح کا با الفاظ ذیل اعلان نہیں ہے کہ:-

مسیحِ لب سے جتنے پیمبر آئے تھے سب چل بسے
آہ دنیا میں کہاں بیٹھیں کہ وہ خاتم ہے اب

ان حوالجات سے صاف ثابت ہو گیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مسیح کے زندہ بجسم عنصری ہونے اور دوبارہ بجسم عنصری آنے کے قائل نہیں۔ بلکہ ان کو دیگر انبیاء کی طرح وفات یافتہ مانتے ہیں (خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی

مولوی فاضل مبلغ جماعت احمدیہ نوبل کراچی ۱۲ اپریل ۱۹۴۶ء)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۳۹۸ منکہ چوہدری سراج دین ولد میاں خیر دین صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن ڈیرہ دون صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۳ ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک پختہ دکان اور ایک مکان پختہ واقعہ چکمرتہ روڈ ڈیرہ دون۔ دوکان کی قیمت اندازاً بیس ہزار روپیہ اور مکان کی قیمت اندازاً بارہ ہزار روپیہ کل ۳۲۰۰۰ روپیہ بنتی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ تجارت پر ہے۔ جو معمولی ہے۔ سو روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

محمد بدیع الزمان معرفت ۱ ڈنگلٹن سکوئر دھرم تلہ کلکتہ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی
موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد سید بدر الدین احمد۔ کلکتہ۔

العبد: سراج دین چکرتہ روڈ ڈیرہ دون گواہ شد: سلطان احمد پسر موصی۔ گواہ شد۔ محمد بشیر احمدی

۹۴۱۲ منکہ غلام نبی ولد چوہدری حیات محمد صاحب قوم جٹ ایلڑ دون پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن رائے پور۔ ڈاکخانہ خان پور سیداں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳ ۴۴ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے اراضی تعدادی اندازاً ۳ کنال بلا شراکت غیری ہے۔ قیمتی ۶۰۰ روپے اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر اس کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور نیز ۴۰ روپے سالانہ بطور آمد کے بھی ہو جاتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد: غلام نبی حال سکونت اورا ڈاکخانہ سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری غلام حسین اورا گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

۲۲۷ منکہ حمیدہ بیگم۔ زوجہ چوہدری محمد علی صاحب قوم احمدی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴ ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی چھ تولہ اور مبلغ ۵۰۰/- مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے پر جو کچھ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ۔ حمیدہ بیگم۔ زوجہ محمد علی صاحب

ملازم ٹین کمپنی گولمڑی نمبر ۶/۳۲ پوسٹ آفس گولمڑی براستہ ٹاٹا نگر گواہ شد محمد شجاعت علی۔ انسپکٹر بیت المال موصی ۲۷۹۷ گواہ شد۔ بشیر احمد چغتائی نائب امیر انجمن احمدیہ جمشید پور

۷۹۱۹ منکہ محمد بدیع الزمان ولد عبد الجبار صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن حسینہ ڈاکخانہ خاص ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱ ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس وقت مختلف قسم کی تجارت کر رہا ہوں۔ اور اوسطاً ماہوار آمد تقریباً تیس ۳۰ روپے ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی آمد ماہوار کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور سال کے آخر پر منافع معلوم کر کے اگر زیادہ اوسط پڑے گی۔ تو انشاء اللہ بقیہ رقم داخل خزانہ کر دیا کروں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ۴۰

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

حیدر آباد دکن ۲۱ جولائی۔ نظام گورنمنٹ نے ریاست میں آئینی اصلاحات کی ایک سکیم منظور کی ہے۔ اب وہاں ایک لیجسلیٹو اسمبلی قائم ہوگی۔ جس کے لئے ۱۳۲ ممبر ہوں گے حکومت نے اہل ریاست سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے پوری طرح تعاون کریں۔

دہلی ۲۱ جولائی۔ ڈاکٹر امبیدکر نے کانگرس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ معین طور پر بتائے کہ وہ چھ کروڑ اچھوتوں کے بارہ میں کیا فیصلہ کرنا چاہتی ہے۔ اور وہ ہمارے حقوق کی کس طرح حفاظت کرے گی۔ مسلمانوں سے ہماری کوئی لڑائی نہیں کیونکہ وہ ہمارے حقوق دینے کو تیار ہیں۔ اس لئے جہاں مسلم لیگ کی حکومت ہے وہاں کوئی ستیہ گرہ نہیں کیا جائے گا۔ ہمارا پہلا مطالبہ یہ ہے کہ پونا پیکٹ کو ختم کر دیا جائے۔

لاہور ۲۱ جولائی۔ پنجاب میں پھر اس سوال پر بڑے زور سے بحث ہو رہی ہے کہ سکھ نمائندہ اسمبلی میں حصہ لیں۔ گذشتہ جمعرات کو وزیر ہند نے سکھوں سے اپیل کی تھی کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی سکھ موقعہ ملنے پر نمائندہ اسمبلی میں جانے کو تیار ہیں۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر سردار پرتاب سنگھ نے بھی سکھوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کانگرس پر پوری طرح بھروسہ کریں اور نمائندہ اسمبلی میں حصہ لیں ورنہ سمجھا جائے گا کہ وہ جمہوری آئین اور ہندوستان کی آزادی سے منہ موڑ رہے ہیں۔

احمد آباد ۲۱ جولائی۔ شہر کی حالت اب نارمل ہے۔ تاہم پولیس اہم مقامات پر پہرہ دے رہی ہے۔

لاہور ۲۱ جولائی۔ سونا ۸۸ روپے چاندی ۱۵۶ روپے۔ پونڈ ۲۳ روپے۔ امرتسری سونا ۹۱ روپے

لنڈن ۲۱ جولائی۔ وزیر ہند نے دارالامراء میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کے دوران میں اعلان کیا کہ وائسرائے ہند بہت جلد عارضی گورنمنٹ قائم کرنے کے لئے کانگرس اور مسلم لیگ کے لیڈروں سے بات چیت شروع کر دیں گے۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ کل سابق وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب ہندوستان کو جاپان کی طرف سے حملے کا خطرہ درپیش تھا کانگرس پارٹی نے اس وقت ہمیں کوئی امداد نہ دی۔ اس کے برعکس انہوں نے ہمیں زیادہ سے زیادہ زک پہنچانے کی کوشش کی۔ مسلم لیگ نے گو عملی طور پر ہمیں عملی امداد نہیں دی۔ لیکن پنجاب نے ہمیں آٹھ لاکھ سے زیادہ والنٹیر دئیے۔ مسٹر چرچل نے افسوس ظاہر کیا کہ دو بڑی قوموں کے علاوہ ہندوستان کی دوسری فوجی اقوام کو نظر انداز کر دیا گیا۔ مسلم لیگ نے عارضی حکومت میں شامل ہونا منظور کیا تو ہندو کانگرس کے ارکان کے انکار پر سکیم واپس لے لی گئی۔ اس پر سر سٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ مسلمانوں کے فیصلہ سے پہلے کانگرس عارضی حکومت کی سکیم مسترد کر چکی تھی۔ لہٰذا جب یہ سکیم واپس لی جا چکی تھی تو مسلم لیگ کا فیصلہ بے سود تھا

لنڈن ۲۱ جولائی۔ برطانیہ فلسطین میں مزید فوجیں بھیج رہا ہے۔ پہلے بکتر بند ڈویژن کے ہراول دستے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اور باقی دستے راستے میں ہیں۔ اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ برطانیہ نے ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین پہنچانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور انہیں نقل مکانی کے سرٹیفکیٹ عنقریب مل جائیں گے۔

بمبئی ۲۰ جولائی۔ آٹھ ڈاکوؤں نے کلیان کے قریب ایک مکان پر چھاپہ مارا اور مکینوں کو پستول دکھا کر ۲۷۵ تولے سونا اور پندرہ سو روپیہ نقد وصول کر لیا۔ اس کے بعد ڈاکو ہوا میں فائر کرتے ہوئے نکل گئے

واشنگٹن ۲۰ جولائی۔ سوویٹ روس کو امریکہ سے مستقبل قریب میں قرضے ملنے کی جو امید تھی۔ اس پر رئیس ٹرومین کے اس بیان نے پانی پھیر دیا کہ میرا اب کوئی ارادہ نہیں کہ دوسرے ممالک کو قرضہ دینے کے لئے پارلیمنٹ کے اس اجلاس میں سرمایہ کا مطالبہ کروں۔

لاہور ۲۰ جولائی۔ پنجاب اسمبلی سے دستور ساز اسمبلی کیلئے نمائندوں کے انتخاب کے نتیجہ کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے مسلم لیگ کے پندرہ امیدوار کامیاب ہوگئے ہیں۔ مگر سولہویں امیدوار شیخ صادق حسن ناکام رہے ہیں۔ نواب مظفر علی خان قزلباش (یونینسٹ) کامیاب ہوگئے ہیں

اب گروپ "ب" کی دستور ساز اسمبلی میں پارٹی پوزیشن یہ ہوگی۔

کل ممبر	۳۶	مسلم لیگ	۲۰
کانگرسی مسلمان	۲	یونینسٹ مسلمان	۱
یونینسٹ اچھوت	۱	یونینسٹ ہندو	۱
کانگرسی ہندو	۲	غیر حاضر سکھ	۴

کلکتہ ۲۰ جولائی۔ صوبہ بنگال سے دستور ساز اسمبلی کے انتخاب کے نتائج مکمل ہو چکے ہیں۔ مسلم لیگ نے ۳۴ مسلم نشستوں میں سے ۳۳ حاصل کر لی ہیں۔ مسلمانوں کی ایک نشست مسٹر فضل الحق کو مل گئی ہے۔ جنرل نشستیں کل ۲۷ تھیں۔ ان میں سے ۲۵ نشستیں ہندو کانگرس کو مل گئی ہیں۔ مگر دو نشستوں کے انتخاب میں اسے شکست ہوئی ہے۔ ایک نشست اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر نے حاصل کر لی ہے اور دوسری مسٹر ایس۔ این لاہری کمیونسٹ نے ب۔ ج گروپ کی دستور ساز اسمبلی میں کانگرس ایک اقلیت بن کر رہ جائے گی۔ اس گروپ کی اسمبلی میں ارکان کی کل تعداد ۷۰ ہوگی۔ ان میں ۳۵ مسلم لیگی۔ ۳۰ ہندو کانگرسی۔ ایک اچھوت ایک کمیونسٹ ایک کرشک پرجا ایک اینگلو انڈین اور ایک عیسائی پادری ہونگے۔

بمبئی ۲۰ جولائی۔ پارلیمانی وفد کے رکن مسٹر اے۔ ڈی ایکو ہیڈ نے کل دارالعوام میں یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ ہندوستانی اچھوتوں کی اکثریت کانگرس کے ساتھ ہے۔ اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر نے مسٹر ایکوہیڈ کو تار روانہ کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اس بات کی تردید کی ہے کہ اچھوت کانگرس کے ساتھ ہیں۔